سوال

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ ایک لڑکی مسماۃ مدیحہ بی بی بنت محمد شوکت ، عباسی خاندان ، سکنہ بیروٹ ، ضلع ایبٹ آباد ، نے ایک لڑکے احمد ولد لیاقت ، موچی خاندان ، سکنہ بیروٹ ، ضلع ایبٹ آباد ، کے ساتھ گھر سے فرار ہو کر ، بغیر اذنِ ولی کے نکاح کر کے عدالت میں اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

ہد!

گ عدالت یا پنچائت کے ذریعے ختم کروادینا چاہیئے ۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں ۔

«أیما امرأة نكحت بغیر إذن ولیها فنكاحها باطل ، فنكاحها باطل ، فنكاحها باطل ، فإن دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها ، فإن اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی له» (ترمذی : 1102)

ت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کر لیا پس اس کا نکاح باطل ہے ، پس اس کا نکاح باطل ہے ، پس اس کا نکاح باطل ہے ۔ اور اگر مرد نے اس کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کر لئے ہیں تو اس عورت کو مہر ادا کیا جائے کیونکہ مرد نے اس کی فرج کو حلال کیا ہے (اور جدائی ڈلوادی جائے گی) اور اگر ع

لہ کسی بھی عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا ہے ۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو اس کی علیحدگی کروادی جائے گی ۔ اور خاندان کو بھی اس میں مثبت کردار ادا کرنا چاہیئے ۔

مزید تفصیل کے لئے یہ لنک ملاحظہ فرمائیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی